(ب) وراثت کی اسلامی تعلیمات

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- وراثت کے معنی و مفہوم جان سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں وراثت اور وصیت کے احکام و مسائل سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- قرآن و سنت کی روشنی میں وراثت سے محروم کرنے والوں کے لیے وعید سے آگاہ ہو سکیں۔
- تقسیم وراثت اور وصیت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس حوالے سے قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بن سکیں۔
- خواتین اور یتیموں کی وراثت کی حساسیت کو سمجھتے ہوئے روز مرہ زندگی میں اس پر عمل کرنے والے بن سکیں۔
- وراثت ادا کرنے کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔

سوال 1: قرآن و سنت کی روشنی میں تقسیم وراثت کی اہمیت اور احکام تحریر کیجیے۔

جواب: وراثت کا معنی و مفہوم:

وراثت عربی لفظ ہے جس کا لغوی مطلب ہے کسی چیز کا ایک فرد سے دوسرے فرد تک منتقل ہونا۔ اسلامی شریعت میں وراثت سے مراد وہ مال ہے جو کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء کو شرعی اصولوں کے مطابق منتقل کیا جائے۔

اسلام نے وراثت کی تقسیم کو نہایت منظم اور عدل پر مبنی اصولوں کے تحت بیان فرمایا ہے۔ وراثت سے مراد وہ مال و جائیداد ہے جو کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ قرآن مجید نے وراثت کے احکام کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے تاکہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو اور ہر حق دار کو اس کا حق پورا ملے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ (سورۃ النساء: 11)

ترجمہ: "اللہ تمھیں تمھاری اولاد (کی وراثت) کے بارے میں وصیت فرماتا ہے کہ بیٹے کے لیے دو بیٹیوں کے برابر حصہ ہے"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وراثت کی تقسیم اللہ کا مقرر کردہ حکم ہے جس میں کسی کمی یا زیادتی کی گنجائش نہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"علم حاصل کرو اور وراثت کے احکام سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔" (سنن ابن ماجہ: 2710)۔

بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں اس حکم الٰہی کو نظر انداز کیا جاتا ہے، خصوصاً خواتین کو ان کا جائز حق نہیں دیا جاتا، جو کہ ایک سنگین گناہ ہے اور اس پر آخرت میں باز پرس ہوگی۔ اسلام کا نظامِ وراثت نہ صرف عدل و انصاف کا مظہر ہے بلکہ معاشرتی استحکام اور محبت کا ضامن بھی ہے۔

وراثت کے احکام قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النساء میں وراثت کی تقسیم کے مفصل احکام نازل فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ (سورۃ النساء: 11)

ترجمہ: "اللہ تمھیں تمھاری اولاد (کی وراثت) کے بارے میں وصیت فرماتا ہے کہ بیٹے کے لیے دو بیٹیوں کے برابر حصہ ہے"

stepacademyofficial.com

اسی طرح دیگر رشتہ داروں جیسے والدین، بیوی، شوہر، بھائی بہن، ماں، بیٹی، بیٹا وغیرہ کے حصے بھی وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں۔ ارشاد ہے:

﴿فَرِيضَةً مِّنَ اللهِ ۗ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ (سورۃ النساء: 11)

ترجمہ: "یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر ہیں بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔"

مزید فرمایا:

﴿تِلْكَ حُدُودُ اللهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ﴾ (سورۃ النساء: 13)

ترجمہ: "یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں اور جو اللہ اور اُس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی اطاعت کرے وہ (اللہ) اُسے اُن جنتوں میں داخل فرمائے گا۔"

﴿وَمَن يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا﴾ (سورۃ النساء: 14)

ترجمہ: "اور جو اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے وہ اُسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا۔"

وراثت کی تقسیم حکومتی و معاشرتی ذمہ داری:

اسلامی نظام میں ترکہ کی تقسیم نہ صرف ایک انفرادی فریضہ ہے بلکہ ریاست اور معاشرے پر بھی لازم ہے کہ وہ اس عمل کو مکمل اور انصاف کے ساتھ یقینی بنائیں۔ اگر حکومت یا خاندان کے ذمہ دار افراد بیوہ، یتیم، یا کمزور ورثا کو ان کا حق نہیں دیتے، تو وہ شرعی و اخلاقی طور پر سخت مجرم شمار ہوں گے۔

وراثت کی تقسیم صرف مالی یا قانونی معاملہ نہیں، بلکہ ایک شرعی فریضہ اور حقوق العباد کا حصہ ہے۔ جو لوگ اس فریضے کو ادا کرتے ہیں، قرآن انہیں جنت کی بشارت دیتا ہے، اور جو اس میں بددیانتی، تاخیر، یا جانبداری کرتے ہیں، ان کے لیے دوزخ کی وعید ہے۔ اسی لیے ایک اسلامی معاشرے کو چاہیے کہ وہ وراثت کے اصولوں کو پوری سنجیدگی اور ایمانداری سے نافذ کرے۔

وراثت کی صحیح تقسیم کے فوائد:

1. **دولت کی منصفانہ تقسیم:**

اسلامی قانونِ وراثت دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے روکتا ہے، اور دولت کا قدرتی بہاؤ قائم کرتا ہے۔

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾ (سورۃ الحشر: 7)

ترجمہ: "تاکہ وہ (سارا مال صرف) تمھارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے"

2. **اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول:**

جو شخص قرآن کے مطابق میراث تقسیم کرتا ہے وہ اللہ کی رضا اور جنت کا مستحق بنتا ہے۔

3. **مال کی حلت اور عبادات کی قبولیت:**

اگر مال حرام ذرائع سے حاصل کیا گیا ہو، یا کسی کا حق دبایا گیا ہو، تو صدقہ، حج، نماز بھی متاثر ہوتی ہے حلال مال ہی قبول عبادات کی بنیاد ہے۔

stepacademyofficial.com

4. جھگڑوں اور فتنوں کا خاتمہ:

منصفانہ تقسیم سے خاندانی تنازعات ختم ہوتے ہیں۔ وراثت کی غیر منصفانہ تقسیم فتنہ اور فساد کا باعث بنتی ہے۔

5. ایثار و محبت کو فروغ:

جب ہر وارث کو حق ملتا ہے تو خاندان میں اعتماد، قربت، اور پیار کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

میراث کی تقسیم نہ کرنے کے نقصانات:

1. اللہ تعالیٰ کی ناراضی:

اللہ تعالیٰ کے احکام سے سرتابی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے۔ وراثت کی تقسیم قرآن کا واضح حکم ہے (سورۃ النساء: 11-14) اور اس کی خلاف ورزی اللہ کی نافرمانی ہے۔

2. جہنم کی وعید:

ناحق مال کھانے والا دراصل حرام کھانے والا ہے، جس کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے۔

3. معاشرتی نفرت کا پھیلاؤ:

وراثت دبانے سے خاندانوں میں عداوت، حسد، اور بغض جنم لیتا ہے، جو صلہ رحمی کے خاتمے کا باعث بنتا ہے۔

4. عدل وانصاف کی پامالی:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ﴾

ترجمہ: "بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا۔" (سورۃ النحل: 90)

سوال 2: وصیت کے احکام قرآن مجید اور سیرت طیبہ کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: اسلام میں وصیت کرنا ایک پسندیدہ عمل ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے مطابق ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ: 180)

ترجمہ: "تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آجائے اور اگر وہ (اپنے پیچھے) مال چھوڑے جا رہا ہو (تو) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے معروف طریقہ پر وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے۔"

وصیت کا اطلاق صرف ترکہ کے ایک تہائی حصے تک محدود ہے اور وہ بھی وارثوں کے حق میں نہیں کی جا سکتی، کیونکہ وارث کے لیے حصہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وراثت اور وصیت کی ادائیگی پر سخت زور دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، اس لیے وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں۔" (سنن ابی داود: 2870)

اسی طرح فرمایا:

stepacademyofficial.com

"کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کی چیز ہو اور وہ دو رات بھی بغیر وصیت لکھے گزارے۔"
(صحیح بخاری: 2738)

مالِ وراثت چھپانے کی سنگینیت:

اسلام نے وراثت کو ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے اور اس کی منصفانہ تقسیم کو لازمی ٹھہرایا ہے۔ جو لوگ وراثت کے مال کو چھپاتے ہیں یا اس میں خیانت کرتے ہیں، وہ ایک بڑے ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں جس پر قرآن و سنت میں شدید وعید آئی ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ یَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ﴾ (سورۃ البقرۃ: 174)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اُس کتاب (کی آیتوں) کو جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور اُس (حق کے چھپانے) پر تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں۔"

اسی طرح نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے ظلم سے ایک بالشت زمین بھی لی، قیامت کے دن وہ سات زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دی جائے گی۔"
(صحیح بخاری: 2452)۔

قرآن مجید کے مطابق تقسیم کا حکم:

یہ ایک شرعی فریضہ ہے کہ ترکہ کی تقسیم قرآن مجید کے اصولوں کے مطابق کی جائے۔ اگر کوئی ورثا کو حق سے محروم کرے تو وہ حقوق العباد اور حدود اللہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے۔ وراثت کی تقسیم سے پہلے کے امور قرآن مجید کے مطابق وراثت کی تقسیم سے پہلے یہ تین کام کیے جائیں:

1۔ کفن دفن کے اخراجات

2۔ قرض کی ادائیگی ﴿مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ﴾ (سورۃ النساء: 11)

ترجمہ: "اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد جو (مرنے والا) کر گیا یا (اس کے) قرض ادا کرنے کے بعد"

3۔ وصیت (اگر شرعی حدود میں ہو)

وصیت کی شرائط:

اسلام نے وصیت کو حدود و قیود کے ساتھ مشروط کیا ہے:

1۔ وصیت وارث کے حق میں نہیں ہو سکتی (سوائے اس کے کہ دوسرے ورثا اجازت دے دیں)۔ ارشاد نبوی ہے:

"لَا وَصِیَّۃَ لِوَارِثٍ" "وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔" (سنن ابن ماجہ: 2714)

2۔ وصیت مال کے ایک تہائی سے زیادہ پر نہ کی جائے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نے فرمایا:

stepacademyofficial.com

"اَلثُّلُثُ. وَالثُّلُثُ کَثِیۡرٌ" "ایک تہائی، اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔" (صحیح بخاری: 2742)

3۔ وصیت کو دو گواہوں کی موجودگی میں تحریر کیا جائے تاکہ اختلاف سے بچا جاسکے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿فَاِذَا دَفَعۡتُمۡ اِلَیۡهِمۡ اَمۡوَالَهُمۡ فَاَشۡهِدُوۡا عَلَیۡهِمۡ﴾ (سورۃ النساء: 6)

ترجمہ: "پھر جب تم اُن کے مال اُن کی طرف لوٹاؤ تو اُن پر گواہ بنالیا کرو"

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) وراثت کی تقسیم کا حکم کہاں سے ملتا ہے؟

(الف) عرف ورواج سے
(ب) حکومت کے قانون سے
(ج) قرآن وسنت سے ✓
(د) قاضی کے فیصلے سے

(ii) قرآن میں وراثت کی تقسیم کا تفصیل سے ذکر کس سورۃ میں ہے؟

(الف) سورۃ البقرۃ (ب) سورۃ النساء ✓ (ج) سورۃ المائدہ (د) سورۃ یوسف

(iii) وراثت کی تقسیم میں بہن کا بھی حصہ ہے؟

(الف) نہیں
(ب) صرف اگر وہ شادی شدہ ہو
(ج) جی ہاں ✓
(د) صرف اگر والد زندہ نہ ہو

(iv) وصیت کے لیے قرآن مجید نے ضروری قرار دیا ہے؟

(الف) دو گواہوں کا ہونا ✓
(ب) تین گواہوں کا ہونا
(ج) چار گواہوں کا ہونا
(د) ایک گواہ کا ہونا

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے وراثت کے معاملے میں کیا حکم دیا؟

(الف) نظر انداز کر دو
(ب) قریبی رشتہ دار کو دو
(ج) صرف مردوں کو دو
(د) اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم کرو ✓

(vi) وراثت میں بیوی کا حصہ کب مقرر ہوتا ہے؟

(الف) شوہر کی زندگی میں
(ب) شوہر کے انتقال کے بعد
(ج) شادی کے وقت
(د) بچوں کی پیدائش پر

(vii) وارث کا حق کھانا کیا کہلاتا ہے؟

(الف) صدقہ (ب) خیرات (ج) ظلم ✓ (د) انعام

(viii) مالِ وراثت چھپانا کیسا عمل ہے؟

(الف) نیکی (ب) عبادت (ج) خیانت ✓ (د) خدمت

(ix) وراثت میں عورتوں کا حصہ ہے:

(الف) دو مردوں کے برابر ✓
(ب) ایک مرد کے برابر
(ج) ایک مرد کا حصہ نصف
(د) ایک مرد کا تہائی

stepacademyofficial.com

(x) مالِ وراثت کس کو دیا جاتا ہے؟

(الف) دوستوں کو (ب) ہر مسلمان کو (ج) نیک لوگوں کو (د) متعین وارثوں کو ✓

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) وراثت کی تقسیم کا حکم کہاں سے ملتا ہے؟

جواب: وراثت کو قرآن و سنت کے احکامات کی روشنی میں تقسیم کرنا چاہیے۔ اپنی ذاتی پسند نہ پسند سے کام نہیں لینا چاہیے۔

(ii) وراثت سے محروم کرنا کیوں گناہ ہے؟

جواب: وراثت سے کسی کو محروم کرنا ظلم ہے اور یہ حقوق العباد کی خلاف ورزی ہے جس کی آخرت میں سخت سزا ہے۔

(iii) وراثت میں بیٹی کا کیا حصہ ہوتا ہے؟

جواب: بیٹی کو قرآن کے مطابق واضح حصہ دیا گیا ہے، اگر ایک ہو تو نصف اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو دو تہائی۔

(iv) وصیت اور وراثت میں کیا فرق ہے؟

جواب: وصیت مرنے والے کی مرضی سے کی جاتی ہے لیکن وراثت شرعی اصولوں کے مطابق تقسیم ہوتی ہے اور وارثوں کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی۔

(v) وراثت کے مال کو چھپانے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: اس سے اللہ کی ناراضی، مال کی بے برکتی اور آخرت میں عذاب کا سامنا ہوتا ہے۔

(vi) وارثوں کے لیے وصیت کرنا جائز ہے؟

جواب: نہیں، شریعت میں وارثوں کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں کیونکہ ان کا حصہ پہلے سے مقرر ہے۔

(vii) وراثت نہ دینے سے خاندانی نظام پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: اس سے خاندان میں جھگڑے، عداوت اور قطع رحمی پیدا ہوتی ہے جو معاشرتی بگاڑ کا سبب بنتی ہے۔

(viii) وراثت میں یتیم پوتے کا حصہ کیوں نہیں ہوتا؟

جواب: جب تک مرنے والے کے بیٹے زندہ ہوں، پوتا وارث نہیں بنتا، لیکن وصیت کے ذریعے اس کی مدد کی جا سکتی ہے۔

(ix) اگر کوئی وراثت چھپالے تو کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: یہ کبیرہ گناہ ہے، توبہ لازم ہے، اور چھپایا گیا مال حقدار کو لوٹانا فرض ہے۔

(x) مالِ وراثت کا مصرف کیا ہے؟

جواب: مال وراثت کو شرعی حصوں کے مطابق تمام وارثوں میں تقسیم کیا جانا چاہیے۔

stepacademyofficial.com

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) قرآن مجید میں وراثت کو درست طریقے سے تقسیم کرنے والوں کے لیے خوش خبری ہے:
(الف) فتوحات کی (ب)۔جنت کی ✓ (ج) قبر کی وسعت کی (د) نور کی

(ii) وراثت تقسیم کرنے سے پہلے ضروری ہے:
(الف) میت کا قرض ادا کرنا ✓ (ب) کھانے کی دعوت کرنا
(ج) غریبوں کو کپڑے دینا (د) رشتے داروں سے اجازت لینا

(iii) وراثت کا مال منتقل کیا جاتا ہے:
(الف) میت کے ورثا کو ✓ (ب) میت کے دوستوں کو
(ج) میت کو دفن کرنے والوں کو (د) میت کے ہمسایوں کو

(iv) میت کی طرف سے کی گئی وصیت کا نفاذ ہوتا ہے:
(الف) ایک تہائی مال میں ✓ (ب) آدھے مال میں
(ج) دو تہائی مال میں (د) پورے مال میں

(v) کسی شخص کے مرنے کے بعد اس کے مال کی تقسیم کہلاتی ہے:
(الف) وراثت ✓ (ب) عدت (ج) وصیت (د) قسم

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) وراثت کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: وراثت ایک شرعی و قانونی عمل ہے جس کے تحت کسی مسلمان کے انتقال کے بعد اس کے مال و جائیداد کو اس کے قریبی رشتہ داروں (ورثا) میں قرآن و سنت کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک عبادت اور حقوق العباد کی اہم شاخ ہے۔

(ii) وصیت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: وصیت اس ہدایت یا حکم کو کہتے ہیں جو کوئی شخص اپنی زندگی میں کسی خاص مال یا کام کے بارے میں دیتا ہے تاکہ اس پر اس کی وفات کے بعد عمل کیا جائے، جیسے کہ کسی ادارے یا مستحق فرد کے لیے کچھ مال وقف کرنا۔ وصیت کا تعلق صدقۂ جاریہ سے بھی ہو سکتا ہے۔

(iii) وصیت کے دو شرعی احکام لکھیں۔

جواب: 1۔ وارث کے حق میں وصیت کرنا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ قرآن نے ہر وارث کا مقررہ حصہ طے کر دیا ہے۔
2۔ وصیت کا نفاذ صرف ایک تہائی مال میں ہوتا ہے، اور وہ بھی جب یہ غیر وارث کے لیے ہو، بصورت دیگر وارثوں کی رضا شرط ہے۔

stepacademyofficial.com

(iv) وراثت کی تقسیم کے کوئی سے دو فوائد تحریر کریں۔

جواب: اسلامی وراثتی نظام مال کو محدود طبقے میں جمع ہونے سے بچاتا ہے اور عدل و انصاف کو فروغ دیتا ہے۔
ورثا کو ان کا حق ملنے سے خاندانی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں، اور حسد و عداوت ختم ہوتی ہے۔

(v) وراثت کی غیر منصفانہ تقسیم کیسے خاندانی نظام میں بگاڑ کا باعث بنتی ہے؟

جواب: جب وراثت شرعی اصولوں کے مطابق تقسیم نہ کی جائے تو خاندان کے افراد میں بد اعتمادی، جھگڑے، بد گمانی اور قطع تعلقی جنم لیتی ہے۔ اس سے صلہ رحمی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور خاندانی نظام کمزور ہو کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں تقسیم وراثت کی اہمیت اور احکام تحریر کیجیے۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ طلبہ وراثت کے متعلق ایک آیت مبارکہ اور ایک حدیث مبارکہ سبق کے علاوہ تلاش کریں۔

☆ دورِ حاضر کے وراثت کے مسائل کے موضوع پر مذاکرہ کروائیں۔

☆ "اسلام کے معاشی نظام میں تقسیم وراثت کے ذریعے سے ارتکازِ دولت کا خاتمہ اور معاشی توازن" کے موضوع پر مذاکرہ کروائیں۔

stepacademyofficial.com